ملک سے قدر شاہا آپ کی دہ چند عالی ہے
تمہارے روبرو خورشید اک سونے کی تھالی ہے

تو سلطان دو عالم ہے تو شاہ جن وانساں ہے
تو آقا ہے تو مولی ہےتو مالک ہے ، تو والی ہے

ہےشہرہ خلق میں میرے قلم کی نغمہ سنجی کا
نہیں ہے ہاتھ میں خامہ یہ بلبل ہم نے پالی ہے

تمہارا مصحف رو دیکھا ہر دن مدح بھی لکھی
اگر پوچھو تو ہم نے بھی نئی شوکت نکالی ہے

تمہارا بول بالا ہر جگہ ہو تو عجب کیا ہے
یہ تائید الہی ہے یہ امید موالی ہے

بجز صل علی شان محمد میں لکھوں کیا کیا
خدا نے نور کے سانچے میں صورت انکی ڈہالی ہے

مقرر اہل جوہر دیکھنے میں جوہر ذاتی
اگر چہ مشک کالی ہے مگر قیمت میں غالی ہے

سنا ہے ہم نے کانوں سے اور آنکھو سے بھی دیکھا ہے
ہوئے ہیں بخت ور وہ لوگ جس جس نے دعا لی ہے

ترے نقش قدم مانند گل دکھلائے دیتے ہے
بساط باغ کیا اس جا چمن فرش نہالی ہے

ہے تیرے دم قدم سے گلشن دعوت میں ہریالی
کہ تو ہے باغبان دیں ، کہ تو دعوت کا مالی ہے

رخ پر نور سے نسبت نہیں ہے ماہ تاباں کو
جدا اس کی تجلی ہے ضیا اس کی نرالی ہے

زمین شعر ہم نے ناپ ڈالی شہ کے صدقے سے
ہماری بھی قلم پوچھو تو کوسو چلنے والی ہے

پئے گلگشت گلشن میں جب آیا سرور والا

جھکی ڈالی پئے تسلیم بلبل نے بلا لی ہے